حصہ دوم

سوال ۲

جواب ۱۔ تعارف

"اور بہترین ہیں وہ لوگ
جو اللہ کے دیے ہوئے
مال میں سے اللہ
کی راہ (زکوات) میں
خرچ کرتے ہیں۔"
(البقرہ: 130)

زکوات اسلام کا ایک اہم رکن اور عبادت ہے۔ اسلام میں زکوات کی بڑی اہمیت ہے۔ قرآن و احادیث سے زکوات کی اہمیت خوب واضح ہے۔ مزید یہ کہ، زکوات روحانی، اخلاقی، اور سماجی بہتری بھی کرنے میں مددگار ہے۔ یعنی، زکوات اسلام کا اہم جزو ہے۔

2۔ زکوات کے لفظی معنی

"زکوات کے معنی
پاک کرنے، کے ہیں۔"

لفظی معنی کے مطابق، زکوات

کا مطلب پاک کرنا ہے۔ یعنی
زکوٰۃ کے ذریعے کچھ چیزیں پاک
وصاف ہوجاتی ہیں۔

3- زکوٰۃ کے اصطلاحی معنی اور مفہوم
زکوٰۃ سے مراد
دولت کی پاکیزگی
ہے۔
زکوٰۃ معنی پاک کرنے کو ہے۔
لیکن، اصطلاحی معنی مطابق زکوٰۃ
دولت کی پاکیزگی کا نام ہے۔ یعنی
زکوٰۃ کو اللہ تعالیٰ کی ہدایت
مطابق پاک کیا جاتا ہے۔

4- زکوٰۃ کا فلسفہ
زکوٰۃ سن ۲ ہجری
میں فرض ہوئی۔
زکوٰۃ سن ۲ھ میں
اسلام میں فرض کی گئی۔ نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا باقاعدہ
شدہ عمل سن ۹ھ میں فرمایا۔ نبی
صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زندگی

میں زکوات نہیں دی۔

زکوات

فرضیت ← 2ھ

احکامات ← 8ھ

عمل ← 9ھ

زکوات کی اہمیت س:

"حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے زکوات نہ دینے والوں کے خلاف جہاد کا اعلان کیا۔"

زکوات واحد عبادت ہے جو ریاست کا امیر زور پہ بھی لے سکتا ہے۔ زکوات کی اہمیت قرآن واحادیث سے بھی واضح ہے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا،

"مفلسی انسان کو کفر کی طرف لے جاتی ہے۔"

اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتے ہیں:

"اور نماز پڑھا کرو اور زکوٰۃ دیا کرو۔"

(البقرہ: 95)

یعنی اسلام میں زکوٰۃ کی بڑی اہمیت ہے۔

۲۔ زکوٰۃ کے روحانی اثرات

مندرجہ ذیل روحانی اثرات ہیں:

i) انسان کے روح کی پاکیزگی کا ذریعہ

زکوٰۃ انسان کے روح کی پاکیزگی کا ذریعہ ہے۔ انسان اللہ تعالیٰ کے احکامات میں روح کا سکون پاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"بیشک! اللہ کی یاد اور احکامات میں انسان کا سکون ہے۔"

(البقرہ، 2:153)

یعنی، زکوٰۃ روح کی پاکیزگی کا ذریعہ ہے۔

ii) دل و دماغ کا سکون میں رہنا

زکوٰۃ کے ذریعے انسان کا دل و دماغ سکون میں رہتا ہے۔ اللہ کے احکامات کے مطابق، زندگی میں سکون کی برکت رہتی ہے۔

"بیشک! تم مجھے یاد کرو (احکامات) اور میں تمہیں یاد کروں گا۔"
(- القرآن)

یعنی، زکوٰۃ دل و دماغ کے سکون کا ذریعہ ہے۔

iii) قربِ الٰہی کا ذریعہ

زکوٰۃ قربِ الٰہی کا بہترین ذریعہ ہے۔ زکوٰۃ کے ذریعے انسان اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرتا ہے۔

"جو اللہ کی راہ میں چلتے ہیں ان کا

اللہ مددگار ہوتا ہے۔

(العنکبوت : 159 –)

یعنی زکوٰۃ قربِ الٰہی کا ذریعہ ہے۔

روحانی اثرات

روح کی پاکیزگی

دل و دماغ کا سکون

قربِ الٰہی

7- زکوٰۃ کے اخلاقی اثرات

مندرجہ ذیل اخلاقی اثرات بیان ہیں:

(i) ذمہ داری کا احساس ہونا

زکوٰۃ انسان کو ذمہ داری کا احساس دلاتی ہے۔ یعنی زکوٰۃ انسان کو ایک ذمہ دار شخص بناتی ہے۔

"اگر میں اپنی ذمہ داری نہ پوری کر سکوں

تو مجھے منصب سے
ہٹا دیا جائے۔"

(حضرت ابوبکر صدیق
رضی اللہ عنہ)

یعنی: زکوٰۃ انسان کو ذمہ داری کا
احساس دلاتی ہے۔

(iii) انسان کی کردار سازی کا ذریعہ

زکوٰۃ انسان کی کردار سازی
کا بھی ذریعہ ہے۔ انسان اپنے کردار
کی رہنمائی کرتا رہتا ہے۔

"مسلمان آپس میں
بھائی ہیں اور ایک
بھائی کو تکلیف دوسرے
کا احساس اپنے کامل
انسان بناتا ہے۔"

(فرمان ہادی نبوی
صلی اللہ علیہ وسلم)

یعنی: زکوٰۃ انسان کی کردار سازی
کا ذریعہ ہے۔

(iii) وقت کی پابندی کا احساس

زکوٰۃ کے ذریعے انسان میں وقت کی پابندی کا احساس بھی ہوتا ہے۔ انسان اپنے ہر کام وقت پہ ادا کرتا ہے۔

"بیشک! زکوٰۃ کو وقت پہ ادا کیا کرو۔"
(نبی صلی اللہ علیہ وسلم)

یعنی زکوٰۃ وقت کی پابندی بھی کرواتی ہے۔

اخلاقی اثرات
- کردار سازی
- ذمہ داری
- وقت کی پابندی

4- زکوٰۃ کے سماجی اثرات

مندرجہ ذیل زکوٰۃ کے اثرات ہیں:

(i) غربت کا خاتمہ ممکن حل

زکوٰۃ غربت کے خاتمے کا ممکن حل ہے۔ زکوٰۃ کے ذریعے معاشرے سے غربت کو ختم کیا جا سکتا ہے۔

"اور زکوٰۃ دیا کرو، مسکینوں غریبوں اور فقراء کو۔"
(التوبہ:60 -)

یعنی، زکوٰۃ غربت کا خاتمہ کرتی ہے۔

(ii) معاشرے میں فرق کا خاتمہ

زکوٰۃ معاشرے میں فرق کا بھی خاتمہ کرتی ہے۔ زکوٰۃ کے ذریعے معاشرے سے فرق کا خاتمہ ممکن ہے۔

"کرو مہربانی تم اہل زمیں پر
خدا مہرباں ہوگا عرش بریں پر"
(علامہ اقبال رح -)

یعنی، زکوٰۃ فرق کا خاتمہ کرتی ہے۔

(iii) فلاحی کام کا وسیع ہونا

زکوٰۃ کے ذریعے فلاحی کام بھی بڑھتے ہیں۔ انسانوں میں خدمتِ خلق کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
ایک مومن دوسرے مومن
کیلئے ہدایت کا
ذریعہ
ہے۔

یعنی زکوٰۃ کے ذریعے معاشرے میں فلاح و بہبود کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔

سماجی اثرات

- غربت کا خاتمہ
- فلاحی کام میں وسعت
- فرق کا خاتمہ

9- خلاصہ بحث
زکوٰۃ اسلام کا
چوتھا اہم رکن
ہے۔

زکوٰۃ اسلام کا ایک
اہم رکن اور عبادت ہے۔ اسلام میں
زکوٰۃ کی بڑی اہمیت بیان کی ہے
جو کہ قرآن و احادیث کی روشنی میں
واضح ہے۔ مزید یہ، زکوٰۃ
روحانی، اخلاقی، اور سماجی فلاح و
بہبود کا ذریعہ ہے۔ یعنی، زکوٰۃ
ایک اہم رکن ہے۔

سوال
جواب ۱: تعارف

"اور جب بھی لوگوں کے
درمیان فیصلہ کرو تو
عدل سے کیا کرو۔"
(النساء: 58)

انصاف منصفانہ رویہ کا
نام ہے۔ اسلام میں انصاف پہ زور
دیا گیا ہے۔ مزید یہ کہ اسلام کا
عدل کا نظام ایک مثالی نظام ہے
جس کے ذریعے انصاف کی اہمیت
بڑی واضح ہے۔ یعنی انصاف
انسانوں میں برابری کے حقوق کا
حامل ہے۔

-2 انصاف کے معنی و مفہوم

"انصاف کے معنی ہے
منصفانہ فیصلہ کرنا۔"

انصاف معنی منصفانہ
فیصلہ کرنا ہے۔ انصاف انسانوں کے
درمیان ایک جیسا سلوک اور رویہ
رکھنے کا دوسرا نام ہے یعنی

انصاف سے مراد منصفانہ طریقہ
اپنانا ہے۔

3۔ اسلام کا نظام عدل

اسلام میں نظام عدل کو واضح کرتی ہے:

i) حقیقی ملکیت کا مالک اللہ تعالیٰ ہے
اسلام میں عدل اللہ تعالیٰ کی حاکمیت سے شروع ہوتا ہے۔ اسلام عدل پہ بہت زور دیتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں،
"جو کچھ زمین و آسمان میں ہے، سب اللہ ہی کی ملکیت ہے اور اسی کی طرف ہی لوٹائی جائے گی۔"
(البقرہ: 88)

یعنی اسلام کا عدل کا نظام حقیقی ملکیت اللہ کی بیان کرتا ہے۔

(iii) حکمران زمین پر اللہ کا نائب ہے

اسلام کا عدل کا نظام حکمران کی نائب ہونے کا بھی بیان فرماتا ہے۔ تاکہ حکمران خوف خدا دیکھ کر منصفانہ چال چلے

"اور ہم نے تم کو اختیارات دیے تاکہ انہیں آزمائیں۔"
(الانفال - 65)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

"تم میں سے ہر ایک والی ہے
اور
والی کا حساب ہوگا۔"

یعنی اسلام کا عدل کا نظام حاکمیت کی حد بھی بیان کرتا ہے۔

(iiii) فریقین کی گواہی، عدل کی شان

اسلامی عدل میں فریقین کی گواہی لازمی ہے۔ اسلام نے گواہ کے مطابق انصاف سے فیصلہ کرنے کا حکم دیا ہے۔

جب لوگوں نے حضرت عمر

رضی اللہ عنہ کو بیت المال
کے کپڑے پر غیر منصفانہ
ہونے کا الزام لگایا
تو آپ رضی اللہ عنہ نے
گواہی کے لئے اپنے بیٹے
کو پیش کیا۔"

یعنی، اسلامی عدل کا نظام گواہی
پر مبنی ہے۔

انصاف کی بالادستی (۲۷)

اسلامی عدل نظام میں
انصاف کی بالادستی ہے۔ انسان
چاہے کتنا بھی امیر کیوں
نہ ہو لیکن بالادستی صرف انصا
ف کی ہو گی۔

"قریش کی امیر خاتون
نے چوری کی تو نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے ہاتھ کاٹنے
کا حکم دیا۔"
اور

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں فرمایا:
اگر فاطمہ بنت محمد صلی

اللہ علیہ وسلم بھی جو ...
کرتا تھا یا خود کھانا جاتا ہے۔"

یعنی اسلام میں بالادستی انصاف کی ہے۔

اسلام کا نظام عدل

- اللہ کی ملکیت
- حکمران نائب خدا کی حیثیت
- فریقین کی گواہی
- انصاف کی بالادستی

۶۔ اسلام میں نظام عدل کی اہمیت

مندرجہ ذیل تفصیل ملاحظہ ہے:

۷) انصاف کے ذریعے امن

اسلام میں عدل کے ذریعے امن قائم کیا جا سکتا ہے۔ انصاف امن کا بہترین ذریعہ ہے۔

اللہ تعالیٰ اہل کتاب سے مخاطب ہوتے

فرمایا:

"اور جب تمہیں فیصلہ کرنے

کی ضرورت پیش آئے تو

یکساں معاملہ پیدا

کرنا۔"

(آل عمران ۶۹:8 ۔)

یعنی عدل کے ذریعے امن کی اہمیت

بھی واضح ہے۔

(iii) معاشرے میں امیری غریبی کا برابر

سلوک

اسلام کے عدل کے ذریعے امیری

اور غریبی دونوں کے ساتھ برابری

کا سلوک کیا جاتا ہے۔ اسلام میں

سب کیلئے قانون برابر ہیں۔

"اے مسلمان! آپس میں

عدل و توازن برقرار

رکھنا۔"

(شاہ ولی اللہ ۔

برصغیر میں خطاب)

یعنی اسلامی عدل امیری غریبی

کے ساتھ برابر سلوک کا حامی ہے۔

(iii) خلق خدمت، انسانی جذبہ

اسلام میں عدل کے ذریعے
خلق خدمت اور انسانی جذبہ پیدا
ہوتا ہے۔ انسان ایک دوسرے کا احساس
میں دکھتے ہیں اور خدمت میں
آگے رہتے ہیں۔

"مسلمان آپس میں ایک جسم
کی مانند ہیں، اگر جسم
کے ایک حصے کو تکلیف
پہنچے گی تو پورا
جسم تکلیف میں
ہوگا۔"
(نبی صلی اللہ علیہ وسلم)

یعنی اسلامی عدل کا نظام خدمت خلق
کا جذبہ بھی پیدا کرتا ہے۔

(iv) خوف خدا کا پیدا ہونا

اسلامی عدل کا نظام خوف
خدا کو جنم دیتا ہے۔ حضرت
عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور حضرت
ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ لوگوں میں

خوف خدا کا یقین پیدا کرتے تھے۔

"اور اللہ سے ڈرو
جس نے تمہیں ایک
روح سے پیدا کیا۔"
(النساء ۔ ۱)

یعنی اسلامی عدل کا نظام خوف خدا بھی پیدا کرتا ہے۔

• اسلامی عدل۔ اہمیت

⇓

برابری کا سلوک

⇓

خدمت خلق

⇓

خوف خدا

⇓

امن کا قیام

5- کہہ اللہ ہمیشہ
"اور جاننے والے،
اور
نا جاننے والے کبھی بھی

برابر نہیں ہو سکتے۔

(القرآن ۔ 39:09)

انصاف منصفانہ رویہ
کا نام ہے۔ اسلام میں انصاف کو
برتری حاصل ہے جس کی واضح
مثال اسلام کا نظام عدل ہے۔
مترجم یہ کہ اسلام کے عدل کے
نظام کی اہمیت بھی عیاں ہے۔
یعنی انصاف منصفانہ رویہ کے
دوسرا نام ہے۔

سوال ۳

جواب ۱۔

تعارف

"ریاست کی حیثیت
ماں کی طرح کی
ہے"

معاشی معنی و مسائل کی ترقی سے انسانوں کی ضرورت ریاست پوری کرتا ہے۔ اسلام میں بھی ریاست کے کچھ معاشی ذمہ داریاں بیان ہیں۔ مزید برآں اسلامی معاشی اصول عصری دنیا میں معاشی مسائل کا بہترین حل ہے۔ یعنی، اسلامی معاشی نظام بہترین نظام کو بنانا ہے۔

2۔ معاشی نظام کی وضاحت

"معاشی نظام
یا
اقتصادی نظام
عوام کے وسائل کا بہترین
استعمال کہلاتا ہے۔"

معاشی نظام سے مراد اقتصادی نظام بھی ہے۔ اعدادی

وسائل کی تلاش کرے اس کو بہترین
استعمال میں لانا معاشی نظام کہلاتا ہے۔

3- اسلام میں ریاست کی معاشی ذمہ داریاں
مندرجہ ذیل ذمہ داریاں
بیان ہیں:

(i) بہترین رزق کے مواقع فراہم کرنا
بہترین رزق کے مواقع
فراہم کرنا ریاست کا کام ہے۔ ریاست
اپنے لوگوں کے لئے بہترین رزق کے
مواقع کی تیاری کرتی ہے

اگر فرات دریا کے کنارے
ایک کتا بھی پیاسا
مر گیا تو حساب عمر
دے گا۔
(حضرت عمر فاروق
رضی اللہ عنہ)

یعنی ریاست کو بہترین
رزق دینا اس کی ذمہ داری ہے۔

(ii) ذخیرہ اندوزی کی ممانعت

ریاست کی ذمہ داری
یہ بھی ہے کہ وہ ذخیرہ اندوزی سے
دور رہیں۔ جتنے بھی عوامی وسائل
ہیں ان کو عوام کی خدمت کیلئے
وقف کریں۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
"ذخیرہ اندوزی نہ کیا کرو۔
مفلسی انسان کو کفر تک
پہنچاتی ہے"

یعنی ریاست میں ذخیرہ اندوزی
کی ممانعت ہے۔

(iii) زکوٰۃ کے قوانین لاگو کرنا

ریاست کی ذمہ داری
یہ بھی ہے کہ وہ عوام سے زکوٰۃ
لے۔ اور اس زکوٰۃ کا عوامی خدمت
میں بہترین استعمال کرے۔

"اسلامی ریاست کے امیر
کو حق ہے کہ وہ طاقت
کے استعمال سے عوام
سے زکوٰۃ حاصل
کرے۔"

(حضرت ابوبکر صدیق
رضی اللہ عنہ)

یعنی، زکوٰۃ لینا اسلامی ریاست
کی ذمہ داری میں آتا ہے۔

17) مزدوری کا بہترین معاوضہ فراہم کرنا
اسلامی ریاست کی
ذمہ داری یہ بھی ہے کہ وہ اپنی
عوام کو کمائی کا حق دے۔ عوام کو
اس کی محنت کا بہترین اجر دینا
ریاست کی ذمہ داری ہے۔
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"مزدور کو اس کی مزدوری
اس کا پسینہ خشک
ہونے سے پہلے
ادا کرو۔"

یعنی، اسلامی ریاست کا یہ بھی
فرض ہے کہ وہ کمائی کا بہترین
حصہ ادا کرے۔

ریاست کی معاشی ذمہ داریاں

⇓

بہترین روزگار

⇓

ذخیرہ اندوزی کی ممانعت

⇓

زکوٰۃ

⇓

معاوضہ

۶۔ اسلام کے معاشی اصولوں میں عصری معاشی مسائل کا حل

مندرجہ ذیل تفصیل بیان ہیں:

i) رزق میں اضافہ اور یکساں کمائی کا حق

رزق میں اضافہ اور یکساں کمائی کا حق ہونا معاشی مسائل کا بہترین حل ہے۔ یقیناً اسلامی معاشی نظام یکساں کمائی کا حق دیتا ہے۔

"اور جو کچھ زمین میں ہے، اللہ ہی نے بنایا ہے تاکہ تم محنت کرکے لطف اندوز ہو۔"

(البقرہ: 29)

یعنی رزق میں اضافہ اور یکساں کمائی کا حق اسلام کے معاشی نظام کا بہترین اصول ہے۔

ii) رزق میں فوقیت کا حق

رزق میں فوقیت بھی وہ اصول ہے جو عصری معاشی مسائل کا حل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے رزق میں بعض کو بعض پر فوقیت دی ہے۔

"اور انسان کیلئے وہی ہے
جس کی وہ کوشش
کرتا ہے۔"

(النجم: 39)

یعنی رزق میں فوقیت اسلامی معاشی نظام کا ایک اہم اصول ہے۔

(iii) حلال کمائی کی اہمیت

اسلامی معاشی نظام حلال کمائی کو اہمیت دیتا ہے۔ حلال رزق کو برکت کا وسیلہ بھی کہا جاتا ہے۔

"اور زمین میں سے
پاکیزہ اور حلال
چیزیں کھایا
کرو۔"

(البقرہ: 168)

یعنی معاشی نظام کی ترقی حلال کمائی میں رکھی گئی ہے۔

(iv) حرام کی ممانعت

اسلامی معاشی نظام میں

حرام کی سخت ممانعت کی گئی ہے۔ حرام کو جہنم کی آگ کے برابر سمجھا گیا ہے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

"رشوت دینے والا
اور
رشوت لینے والا
دونوں جہنمی ہیں۔"

منبر پہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں فرمایا،

"سود کو دوگنا کر کے نہ
کھاؤ۔"

یعنی رشوت کا خاتمہ عصری معاشی نظام میں بہتری لا سکتا ہے۔

اسلامی معاشی نظام - اصول

- فرق میں فوقیت
- یکساں کمائی کا حق
- حرام کی وعید
- حلال کی ترغیب

خلاصۂ بحث

اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے۔

معاشی نظام کے معنی

عوامی وسائل کا استعمال کے ہیں۔ عوام کی خدمت ان کے وسائل سے بہترین بنانا ریاست کا فرض ہے۔ یعنی ریاست کی معاشی ذمہ داریاں ہیں جو کہ اسلام کے معاشی نظام کی روشنی میں بہترین طریقہ سے سرانجام دی جا سکتی ہیں۔

سوال ۶
جواب ۱۔ تعارف

"اسلام نے عورت کو مرد کے برابر حقوق دیے ہیں۔"

اسلام میں خواتین کے حقوق بڑی تفصیل سے بیان ہیے۔ اسلام سے پہلے عورت ان تمام حقوق سے محروم رہی۔ لیکن اسلام نے زندگی کے ہر معاملے میں عورت کو مرد کے برابر حقوق دیے۔ یعنی اسلام نے عورت کے حقوق کا معیار بلند کیا۔

2۔ اسلام سے پہلے عورت کی حالت: مختصر جائزہ

"اسلام سے پہلے عورت کو زندہ دفنایا جاتا تھا۔"

اسلام سے پہلے عورت جہالت کی گہرائی میں پھنسی رہی اور اس کے حقوق کا وجود

تک نہیں تھا۔ اسلام نے عورت کو
نہ صرف حقوق دیے بلکہ عورت کے
حقوق کی حفاظت بھی کی۔ یعنی،
اسلام سے پہلے عورت تمام حقوق سے
محروم تھی۔

3- اسلام میں عورت کے حقوق کی تفصیل

مندرجہ ذیل تفصیل بیان
ہے:

i) عورت بحیثیت ماں

اسلام میں ماں کا اعلیٰ درجہ
دکھایا گیا ہے۔ عورت ماں کے روپ
میں سب سے اعلیٰ مقام کی حقدار
کہلائی گئی ہے۔

"اپنے والدین کی فرمانبرداری
کرو اور نافرمانی سے بچو۔"
(القرآن -17:22)

یعنی، عورت بحیثیت ماں بہترین
حقوق کی مستحق ہے۔

(ii) عورت بحیثیت بیوی

عورت بحیثیت بیوی بھی بہترین حقوق کی مستحق ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اس کا بہترین مثال ہے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"بہترین اور کامل مومن وہ ہے جو اپنی بیوی کے ساتھ بہترین ہے۔"

یعنی عورت بیوی کے روپ میں بھی اعلیٰ درجے کی حقدار ہے۔

(iii) عورت بحیثیت بہن

عورت کا بہن کا روپ بھی بہت عزت کا حقدار ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پوری حیات میں اس سے بہترین مثال کوئی نہیں ملتی۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی رضاعی بہن بی بی شیماء جب آئی تھی تو نبی

صلی اللہ علیہ اپنی چادر مبارک
بچھایا کرتے تھے۔
یعنی عورت بحیثیت بہن بھی
بہترین حقوق کی حقدار ہے۔

سوال) عورت بحیثیت بیٹی

اسلام نے بیٹی کو اعلیٰ مرتبہ
دیا ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی اپنی
پیاری بیٹی حضرت فاطمہ رضی اللہ
عنہ سے بہت پیار کرتے تھے۔
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

"جس نے اپنی بیٹی کی بہترین
تربیت کی اور اس کی
شادی کروائی تو وہ
جنتی ہے۔"

یعنی عورت بحیثیت بیٹی اعلیٰ مرتبہ
لیتی ہے۔

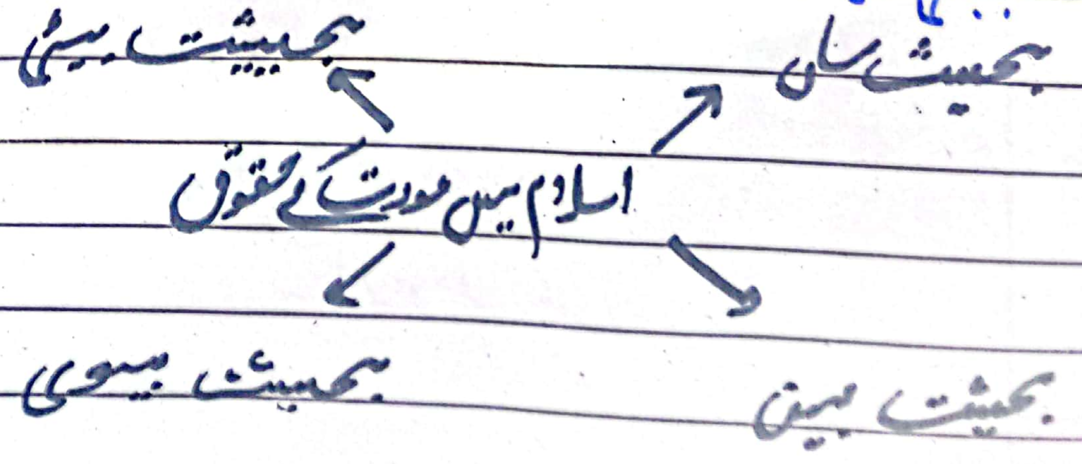

۶) اسلام میں عورت کے مخصوص حقوق

اسلام نے عورت کو بہت سے حقوق فراہم کیے ہیں۔

i) عورت کو تعلیم کا برابر حق

اسلام نے عورت کو مرد کے برابر تعلیم کا حق دیا ہے۔ یعنی عورت وسیع تعلیم حاصل کر سکتی ہے۔

"اور جاننے والے اور نا جاننے والے کبھی بھی برابر نہیں ہو سکتے۔"

(الزمر 39:09)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں فرمایا،

"علم انسان کی تیسری آنکھ ہے۔"

یعنی، اسلام نے عورت کو تعلیم کا برابر حق دیا ہے۔

ii) دولت اپنے نام رکھنے کا حق

اسلام نے عورت کو اپنے

نام دولت رکھنے کا بھی حق دیا ہے۔
اسلام میں عورت کی کمائی اس کے نام رکھنے کا پورا حق حاصل ہے۔
"اور جو عورت کی کمائی ہے وہ اس کا ذاتی حق ہے۔"
(النساء - 4:32)
یعنی عورت کو دولت اپنے نام رکھنے کا بھی حق حاصل ہے۔

iii) عورت کو عزت کا تحفظ

اسلام نے عورت کو عزت کا تحفظ بھی دیا ہے۔ عورت کو اسلام میں بہترین عزت کا حقدار ٹھہرایا گیا ہے۔
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
"مومن کو چاہیے کہ وہ اپنی نگاہ نیچے رکھے۔"

یعنی اسلام نے معاشرے میں عورت کو عزت کا تحفظ بھی دیا ہے۔

۱) عورت کو شادی کا حق

عورت کو اسلام نے ازدواجی زندگی گذارنے کا بہترین حق دیا ہے عورت اگر اپنی رضا کے ساتھ شادی کرنا چاہتی ہے تو اسے اس کا پورا حق حاصل ہے۔

"اگر عورت اپنے سابق شوہر سے شادی کرنا چاہتی ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں بشرطیکہ اسلامی قوانین کی پاسداری ہو۔"

(البقرہ: 122)

یعنی عورت کو ازدواجی زندگی کا بھی حق حاصل ہے۔

۲) عورت کو حق وراثت

اسلام میں عورت کو حق وراثت کا بھی حق دیا گیا ہے۔ عورت کو اپنے والدین کی جائیداد میں بھی حق حاصل ہے۔

"اور عورت کا جائیداد
میں حق ہے چاہیے
تھوڑا ہو یا زیادہ"
(النساء 8-7)
یعنی عورت کو حق وراشت بھی حاصل ہے۔

اسلام میں عورت کے حقوق:-

تعلیم کا حق
↓
حق وراشت
↓
شادی کا حق
↓
عزت کا تحفظ
↓
دولت اپنے نام کرنے کا حق

5- خلاصہ بحث

اسلام زندگی کے ہر معاملے میں بہترین عکاسی

کرتا ہے۔

(ڈاکٹر اسرار احمد)

اسلام میں خواتین کو
بہترین حقوق میسر ہیں۔ جبکہ اسلام
سے پہلے عورت ان تمام حقوق سے
محروم تھی۔ اسلام نے آ کے عورت
کو وسیع پیمانے میں حقوق دیے
یعنی اسلام عورت کے حقوق کا
محافظ رہا ہے۔